

## طریقہ محفلِ عشق سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

1. بیان
2. ذکرِ چشتیہ
3. تلاوتِ قرآنِ پاک
4. حمد
5. نعتیہ کلام
6. منقبت سلسلہ
7. شجرہ شریف
8. عشقیہ کلام تا کہ سامعین کے قلوب میں آتشِ عشق کے شعلے بھڑک اٹھیں اور پرواز میں مدد ملے
9. مبارکباد
10. رنگ مع شجرہ
11. دعا۔

یاد رہے کہ محفلِ ذکر و نعت میں ہر کلام سے پہلے درود شریف پڑھا جاتا ہے اور کبھی کبھار سلام و قیام بھی کیا جاتا ہے مگر محفلِ عشق میں یہ سب نہیں کیا جاتا۔

صرف مستند بزرگوں کا کلام پڑھا جائے۔ فلمی طرزیں، گروپوں کا گایا ہوا کلام اور غیر مستند کلام کو حرام سمجھا جائے۔ فارسی یا عربی کلام کی صورت میں اس کے ترجمے کو بھی گرہ کی صورت میں شامل کیا جائے تا کہ تمام سامعین کو سمجھ آسکے۔ ہجر پڑھنے سے اجتناب کیا جائے۔

کلام برائے محفلِ عشق  
جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی ۲۰۰۹ء

حمد

نعتیہ کلام

منقبت سلسلہ

کلام: حضرت عبدالحق سرجی حقانی صاحب

دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	دو	جہاں	دارم	فلاح	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	خدا	دارم	خدا
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	نازم	بریں	دارم	بریں	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	زبے	دارم	نام
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	یاران	او	دارم	زبے	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	ابو بکر	دارم	و عمر فاروق، عثمان و علی حیدر
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	العابدین	دارم	دارم	شاہ	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	حسین و حسن، علی زہرہ، علی اکبر، علی اصغر	دارم	شاہ باقر، جعفر و موسیٰ رضا، تقی و نقی عسکر
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	مہدی	دارم	دارم	امام	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	خوشا	دارم	تأثیر ذکر حق کہ باطل سرنگوں گردد
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	حیدری	دارم	دارم	چہ	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	غلام	دارم	سلسلہ قادری و چشتی و صابر
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	جمیع	اولیائے	دارم	عقیدت	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	فیوض	دارم	نقشبند و سہرورد و ہم قرن دارم
دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	معرفت	دارم	دارم	رموز	دارم	مصطفیٰ	محمد	دارم	فخر	دارم	بریں نسبت کہ حق فیض سراج الحق

شجرہ شریف (اسمائہ منظوم)

عشق

کلام: شاہ احمد نیازرحمۃ اللہ علیہ

عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو  
اپنے تو اب نہیں ہوش بجا جو ہو سو ہو  
اس کو خدا پے چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو  
جامِ فناء و بے خودی اب تو پیا جو ہو سو ہو  
رختِ وجود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو  
آنکھوں کے سامنے عیاں دل میں بسا جو ہو سو ہو

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو  
پوچھو نہ مجھ خراب سے یارو صلاح کار تم  
مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا  
عقل کے مدرسہ سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ  
لاگ کی آگ لگتے ہی پنہ نمط یہ جل گیا  
دیدہ و دل بہم ہیں ایک سوجھ میں اور بوجھ میں

ہجر کی جو مصیبتیں عرض کی اُس کے رُو برو      ناز و ادا سے مُسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو  
 ہستی کے اِس سراب میں رات کی رات بس رہے      صبحِ عدم ہوئی نمود پانوں اُوٹھا جو ہو سو ہو  
 دنیا کے نیک و بد سے کام ہمکو نیاز کچھ نہیں      آپ سے جو گُزر گیا پھر اُسے کیا جو ہو سو ہو

...

کلام: بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، گرہ: سلطان باہورحمۃ اللہ علیہ

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

گرہ:

درد اندر دا اندر ساڑے، باہر کراں تاں گھائل ہو  
 حال اساڈا کیویں او جانن، جو دنیا تے مائل ہو  
 بحر سمندر عشقے والا، پر دم ریہندا حائل ہو  
 پہنچ حضور آسان نہیں باہو، اسان نام تیرے دے سائل ہو

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

تم سنو ہماری بیناں

موہے رات دنے نہیں چیناں

بن پی بن پلک نہ سرئیے

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

ایہہ اگن برہوں دی بھاری

کوئی ہماری پیت نواری

بن درشن کیسے ترئیے

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

گرہ:

ایہہ تَن میرا چشماں ہووے، میں مُرشد ویکھ نہ رجاں ہو  
 لوں لُون دے مُٹھ لکھ لکھ چشماں، پک کھولاں پک کجاں ہو  
 اتنیاں ڈٹھیاں صبر نہ آوے، ہور کتے وَل بھجاں ہو  
 مُرشد دا دیدار بے باہو، لکھ کروڑاں ججاں ہو

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

بلہا پٹی مصیبت بھاری  
 کوئی کرو ہماری کاری  
 ایہہ جیہے دکھ کیسے جڑیے  
 اب لگن لگی کی کڑیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

...

کلام: حضرت عثمان مروندی (لعل شہباز قلندر) معہ پنجابی منظوم ترجمہ

مگر نازم بہ این ذوقے کہ پیش یار می رقصم  
 پر ایہوں مان ہے مینوں میں اگے یار دے نچاں  
 بہ ہر طرزے کہ می رقصانیم اے یار می رقصم  
 توں جس رنگ وی نچاؤناں ہے میں بدلے یار دے نچاں  
 من آن بسمل کہ زیرِ خنجرِ خونخوار می رقصم  
 میں او زخمی ہاں کہ نیچے تیری تلوار دے نچاں  
 بصد سامانِ رسوائی سرِ بازار می رقصم  
 بہت بے آبرو ہوکے میں وچ بازار دے نچاں  
 منم آن قطرہ شبنم بہ نوکِ خار می رقصم  
 میں او قطرہ ہاں شبنم دا کہ اٹے خار دے نچاں  
 ملامت می کند خلقے و من بردار می رقصم  
 بھانویں خلقت دیوے طعنے چڑھ اٹے دار دے نچاں

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم  
 پتہ نہیں کیوں میں دیکھن ویلے اپنے یار دے نچاں  
 تو ہر دم می سرائی نغمہ و ہر بار می رقصم  
 توں نغماں جد شروع کردا میں اوسے ویلے نچ پیناں  
 تو آن قاتل کہ از بہر تماشا خونِ من ریزی  
 توں او قاتل تماشے لئی لہو میرا بہاوناں این  
 بیا جاناں تماشہ کُن کہ در انبوہ جاں بازاں  
 ذرا آدیکھ محبوبا توں جاں بازاں دے جھرمٹ وچ  
 اگرچہ قطرہ شبنم نہ پاید برسرِ خارے  
 کدی شبنم دا قطرہ نوک کنڈے تے نہیں ٹکیا  
 منم عثمان مروندی کہ یارِ شیخ منصورم  
 سجن منصور دا عثمان مروندی ہے ناں میرا

...

کلام: پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی

کوئی بہتری کی صورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 کسی اور کی یہ حالت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مرے حال پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 انہیں میری رُ رعایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مجھے آپ سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مرے سر کو یہ اجازت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مجھے اس طرح کی جرأت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 کہ تجھے مری ضرورت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 تجھے دیکھنے کی ہمت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی

مری زیست پُر مسرت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مجھے حُسن نے ستایا مجھے عشق نے مٹایا  
 وہ جو بے رُخی کبھی تھی وہی بے رُخی ہے اب تک  
 وہ جو حکم دیں بجا ہے مرا ہر سخن خطا ہے  
 جو ہے گردشوں نے گھیرا تو نصیب ہے یہ میرا  
 ترے در سے بھی نباہے درِ غیر کو بھی چاہے  
 ترا نام تک بھلا دوں تری یاد تک مٹا دوں  
 میں یہ جانتے ہوئے بھی تری انجمن میں آیا  
 تو اگر نظر ملائے مرا دم نکل ہی جائے

مجھے غیر سے شکایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 مرے ساتھ میری قسمت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی  
 کہ نصیر پر عنایت کبھی تھی نہ ہے نہ ہوگی

جو گلہ کیا ہے تم سے تو سمجھ کے تم کو اپنا  
 ترا حُسن ہے یگانہ، ترے ساتھ ہے زمانہ  
 یہ کرم ہے دوستوں کا جو وہ کہہ رہے ہیں سب سے

### مبارک باشد

مبارک باشد و باشد مبارک  
 بحق نون و یسین و تبارک

مبارک باد (حضرت سرمد رحمۃ اللہ علیہ)

بر کوئی محفلِ شاہانہ مبارک باشد	ساقیا بادہ و پیمانہ مبارک باشد
با تو نسبت نہ بود، اے شاہِ خوبانِ جہاں	اے پری غمزہ تُرکانہ مبارک باشد
بر لبِ چوئے مصفّہ بہ ہزاراں عنوان	لبِ یار و لبِ پیمانہ مبارک باشد
ساغر و بادہ اگر نیست، بکف ساقی را	گردشِ نرگسِ مستانہ مبارک باشد
بنشین بر سرِ تختِ ازلی تابا ابد	سرمدی دولتِ جانانہ مبارک باشد

مبارک باد (حضرت بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ)

میکشو مشربِ رندانہ مبارک باشد	بیعتِ مرشدِ مے خانہ مبارک باشد
آج ہے عید تری دیدہ دیدار طلب	یار ہے زینتِ کاشانہ مبارک باشد
زخم ہائے دلِ صد چاک مبارک ہم کو	یار کو غمزہ تُرکانہ مبارک باشد
میکدہ کھلتے ہی رحمت کی گھنائیں آئیں	گردشِ ساغر و پیمانہ مبارک باشد
پیچ و خم یار کی زلفوں کے لیے راس آئیں	تجھ کو وحشتِ دلِ دیوانہ مبارک باشد
یاخدا طالبِ اکسیر کو اکسیر ملے	ہم کو خاکِ درِ جانانہ مبارک باشد
آئینہ خانہ بنا عالمِ صورت بیدم	لطفِ نظرہُ جانانہ مبارک باشد

### رنگ

دوبے (رنگ سے پہلے گرہ):

خسرو رین سہاگ کی ، جاگی پی کے سنگ  
 تن میرو من پیو کو ، دوو بھئے اک رنگ

رینی چڑھی رسول کی ، سو رنگ مولا کے ہاتھ  
 جن کا چولا رنگ دیا ، سو دھن دھنوا کے ساتھ  
 اے مائی کے دیوڑو ، تم سنیو ہمیری بات

آج خواجہ کے گھر رنگ ہے ، تم جگہ ساری رات

کلام (رنگ):

آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری  
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری  
مورے محبوب کے گھر رنگ ہے ری

موبے پیر پایو ، مُعین الدین اولیاء  
مُعین الدین اولیاء ، قطب الدین اولیاء  
قطب الدین اولیاء ، فرید الدین اولیاء  
فرید الدین اولیاء ، علاؤ الدین اولیاء  
علاؤ الدین اولیاء ، شمس الدین اولیاء

میں توجہ دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں  
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری

موبے پیر پایو ، علاؤ الدین اولیاء  
موبے پیر پایو ، علاؤ الدین اولیاء  
علاؤ الدین اولیاء ، سراج الحق اولیاء

موبے پیر پایو ، سراج الحق اولیاء  
سراج الحق اولیاء ، شاہ عبد الحق اولیاء  
عبد الحق اولیاء ، ریاض الحق اولیاء

میں توجہ دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں  
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری

میں تو تورا رنگ بھل گئی رے ماں  
میں تو ایسو رنگ اور نہیں دیکھی رے

دیس بدیس میں ڈھونڈ پھری ہوں  
تورا رنگ من بھایو سراج الحق  
تورا رنگ من بھایو شاہ عبد الحق  
تورا رنگ من بھایو ریاض الحق

سجن ملاوڑا ، مورے گھر آيو  
سجن ملاوڑا ، مورے گھر آيو  
سراج الحق كا ملاوڑا ، مورے گھر آيو  
عبد الحق كا ملاوڑا ، مورے گھر آيو  
رياض الحق كا ملاوڑا ، مورے گھر آيو

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں  
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری  
آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری